آلو کی کاشت

تحریر وترتیب : آغا جہانزیب

آلو پاکستان کی ایک اہم فصل ہے کیونکہ اس سے فی ایکڑ آمدنی دوسری فصلوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے۔آلوکومکمل غذا بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں کافی مقدار میں نشاستہ(Carbohydrates)، وٹامن(Vitamins)،معدنی نمکیات(Minerals) اورلحمیات(Protein) پائے جاتے ہیں۔یہ عام اناج(cereals) کے مقابلے میں خشک مادہ(Dry Matter) کی بنیاد پر 2 سے 3 گنا زیادہ پیداوار دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی کی خوراک کو پورا کرنے اور گندم پر دباؤ کم کرنے کے لئے آلو کی پیداوار میں اضافہ ازحد ضروری ہے۔ہمارے ملک میں آلو ہی ایک ایسی فصل ہے جوساحل سمندر سے لے کر پہاڑوں کی بلند چوٹیوں تک کاشت کی جاتی ہے۔پنجاب میں آلو کی تین فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔میدانی علاقوں میں اس کی دو فصلیں یعنی موسم بہاراور موسم خزاں اور پہاڑی علاقوں میں صرف ایک یعنی موسم گرما کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔پنجاب میں 75 فیصد آلو کی فصل قصور،اوکاڑہ، دیپالپور، ساہیوال اور پاکپتن میں کاشت ہوتی ہے۔اسے آلو کا مرکزی علاقہ بھی کہا جاتا ہے۔آلو کی کاشت کے لیے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کا نکاس بہتر ہو اورزمین میں مناسب مقدار میں نامیاتی مادہ (1.5 سے زیادہ) موجود ہو بہتر رہتی ہے۔آلو کی کامیاب کاشت کے لیے ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل اور تین چار دفعہ عام ہل چلا کر زمین کو نرم اور بھربھرا کر لیتے ہیں۔زمین کا ہموار ہونا بھی بہت ضروری ہے تاکہ کھیت میں پانی کھڑا نہ رہے اور فصل کا اگاؤ بھی اچھا رہے۔آلو کی کاشت کھیلیوں پر کی جائے۔کھیلیوں کا فاصلہ 75-60 سینٹی میٹر اور پودوں کا فاصلہ 20 سینٹی میٹر ہونا چاہئے۔بیج کی گہرائی 7 سینٹی میٹر سے 10 سینٹی میٹر ہونی چاہیے۔البتہ اگر کاشت مٹی چڑھانے والے ہل سے کرنی ہو تو بیج کی گہرائی 15 سینٹی میٹر تک بھی ہوسکتی ہے۔بیج والی فصل میں پودوں کا فاصلہ 15 سینٹی میٹر ہونا چاہئے تاکہ آلو کا سائز کم ہو کر بیج زیادہ نکلے۔موسم بہار میں بیج کاٹ کر بھی لگایا جاسکتا ہے۔بیج کاٹتے وقت یہ خیال رہے کہ ہر حصہ پر دو یا دو سے زیادہ آنکھیں ہوں۔بیج کو کاٹنے کے بعد اسے ایک دو دن تک صاف ستھری،سایہ دار اور ہوادار جگہ پر رکھیں۔پھر محکمہ زراعت توسیع کے عملہ کے مشورہ سے پھپھوندکش زہر لگا کر کاشت کریں۔آلو کی مختلف فصلوں کا وقت کاشت کچھ یوں ہے خزاں کی فصل ماہ اکتوبر میں کاشت کی جاتی ہے۔زیادہ اگیتی کاشت میں زیادہ درجہ حرارت کی وجہ سے اُگاؤ میں کمی ہوجاتی ہے اور بعض اوقات زیر زمین آلو گل بھی جاتے ہیں اور مائٹس (جوئیں) کے حملے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔اس لیے بوائی 20 سے 25 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر کرنی چاہیے۔ اس فصل کی برداشت فروری میں کی جاتی ہے جبکہ بیج والی فصل کو آخر اکتوبر میں کاشت کریں اور 15 جنوری تک بیلیں کاٹ دیں تاکہ وائرس پھیلانے والے کیڑوں (سست تیلہ) سے بچ سکیں اور چھلکا سخت ہوجائے۔یکم جنوری تا وسط فروری بہاریہ فصل کاشت کی جاتی ہے اور آخر اپریل سے مئی تک برداشت کی جاتی ہے۔پہاڑی علاقوں میں موسم گرما کی فصل اپریل سے مئی تک کاشت اور اگست ستمبر میں برداشت کی جاتی ہے۔آلو کی تازہ پیداوار بطور بیج نئی کاشت کے لئے موزوں نہیں ہوتی۔کاشت سے قبل خوابیدگی کو توڑنا بہت ضروری ہوتا ہے۔آلو 10 سے 12 ہفتے پڑا رہنے سے خوابیدگی خود بخود ختم ہوجاتی ہے۔آلو کی کاشت کے لئے بیماریوں سے پاک تصدیق شدہ بیج کا استعمال انتہائی ضروری ہے۔بیج کو سردخانے سے تقریباً دس دن پہلے نکال کر سایہ دار جگہ پر پھیلا دیں تاکہ بیج باہر کے درجہ حرارت پر اپنے آپ کو ڈھال لے اور اس میں شگوفے پھوٹ آئیں۔آلو کی منظور شدہ اقسام میں کارڈینل (Cardinal)،ڈایامینٹ (Diamant)،فیصل آباد سفید(Faisalabad White) ،فیصل آباد سرخ(Faisalabad Red)،ایس ایچ-5(SH-5) اور پی آر آئی ریڈ شامل ہیں۔موسم خزاں کے لئے شرح تخم 1200 تا 1500 کلوگرام فی ایکڑ اور موسم بہار کے لئے اگر آلو کاٹ کر لگائے جائیں تو 500 تا 600 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کیا جاتا ہے۔35 تا 55 ملی میٹر سائز اور 40 سے 50 گرام وزن کا آلو بیج کے لئے نہایت موزوں ہے۔آلو کی فصل کو گوبر کی کھاد 12 تا 15 ٹن فی ایکڑ ڈالی جانی ضروری ہے۔گلی سڑی کھاد کو ڈیڑھ دو مہینہ قبل کھیت میں ڈال کر ہل وغیرہ چلا

کراچھی طرح زمین میں ملانا چاہیے۔ مزید برآں سبز کھادوں کا استعمال مثلاً گوارہ اور جنتر بھی بہتر نتائج دیتا ہے۔ کھادوں کی مقدار کا تعین کرنے سے پہلے زمین کا تجزیہ کروایا جانا چاہیے۔ اگر زمین کا تجزیہ نہ کروایا جاسکے تو اوسط زرخیزی والی زمین میں فی ایکڑ 100 کلوگرام نائٹروجن، 50 کلوگرام فاسفورس، 50 کلوگرام پوٹاش اور 10 کلوگرام زنک سلفیٹ (Zinc 21%) ڈالنی چاہئے۔ اگر گوبر کی کھاد ڈال لی جائے تو عناصرِ صغیرہ ڈالنے کی ضرورت نہیں ہوگی ورنہ بمطابق اراضی فی ایکڑ فیرس سلفیٹ (Ferrous sulphate) 30 کلوگرام مینگنیز سلفیٹ (Manganese sulphate) 12 کلوگرام اور بورک ایسڈ (Boric acid) 2 کلوگرام ڈالنا چاہیے۔ فاسفورس، پوٹاش، زنک و دیگر عناصر صغیرہ والی کھادوں کی ساری مقدار بوقت کاشت ڈالی جائے اور نائٹروجن والی کھاد کی ایک تہائی مقدار بوقت بوائی ڈالی جاتی ہے جبکہ نائٹروجن کی باقی مقدار دو حصوں میں ڈالی جائے۔ ایک حصہ فصل کی بڑھوتری اور دوسرا حصہ آلو بننے کے وقت ڈالا جائے۔ زیادہ کھادوں کا استعمال بے سود ہوگا۔ پہلی آبپاشی کاشت کے فوراً بعد کریں۔ پانی کسی صورت کھیلیوں کے اوپر نہیں چڑھنا چاہیے۔ صرف کھیلیوں کے دو تہائی حصہ تک پہنچنا چاہیے۔ ورنہ زمین سخت اور اگاؤ متاثر ہوگا۔ بعد میں یہ وقفہ موسم کے مطابق بڑھا کر 7 سے 10 دن کردینا چاہئے۔ آلو نکالنے سے پندرہ دن پہلے آبپاشی بند کردینی چاہیے۔ زمین میں نمی کی مقدار موزوں حد تک رہنی چاہیے تاکہ زیرِ زمین آلو صحیح طور پر نشوونما پاسکیں۔ اگر زمین میں نمی کم یا زیادہ ہو تو آلو بدشکل ہوں گے اور پیداوار بھی متاثر ہوگی۔ اگر کورے کا خطرہ ہو تو فوراً آبپاشی کریں۔ آلو کی فصل کو برداشت کرنے سے 10 سے 15 روز قبل آلو کی بیلیں کاٹ دینی چاہئیں۔ اس سے آلو کی جلد سخت ہوجاتی ہے اور وہ کولڈ سٹور میں ذخیرہ کے دوران بھی نہیں گلتا۔ اس کی برداشت صبح کے وقت کرنی چاہیے۔ جب درجہ حرارت نسبتاً کم ہو۔ زیادہ درجہ حرارت میں آلوؤں کے گلنے سڑنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ آلو کو برداشت کے بعد 3 سے 4 دن سایہ دار جگہ پر رکھیں تاکہ برداشت کے دوران آنے والے زخم مندمل ہوجائیں۔ موسم خزاں کے آلو جب جنوری فروری میں برداشت ہوتے ہیں تو بھاؤ کم ہوجاتا ہے زیادہ قیمت کے حصول کے لئے زمیندار آلوؤں کو فارم پر ڈھیر کی صورت میں جمع کرلیتے ہیں تاکہ اس کی فروخت کچھ دیر بعد کی جاسکے لیکن ڈھیر میں ہوا کا گزر نہ ہونے کی وجہ سے آلو گلنا شروع ہوجاتے ہیں بلکہ درجہ حرارت زیادہ ہونے پر ان کی ظاہری شکل بھی خراب ہوجاتی ہے اور اس طرح مارکیٹ میں کم قیمت وصول ہوتی ہے۔ اس سنبھال کے طریقے کو محکمہ نے اور زیادہ بہتر بنادیا ہے ڈھیر زمین سے کم از کم ایک فٹ اونچے بیڈ پر لگایا جائے۔ ڈھیر کے اندر ہوا کے گزرنے کے لئے ڈکٹ لگائی جاتی ہیں جسے صبح کے وقت بند کردیا جاتا ہے تاکہ ڈھیر کے اندر گرم ہوا کا گزر نہ ہوسکے اور اسے ٹھنڈی ہوا کے گزرنے کے لئے رات کو کھول دیا جاتا ہے۔ ڈھیر کی گرمی خارج کرنے کے لئے چمنی کا استعمال کیا جاتا ہے جس سے ڈھیر کی گرمی خارج ہوجاتی ہے اور ڈھیر کے اوپر پرالی کی مناسب تہہ ڈال دی جائے تاکہ موسمی تغیرات سے بچایا جاسکے۔ اس طریقہ سے نہ صرف آلو فارم پر زیادہ دیر رکھے جاسکتے ہیں بلکہ اس کی خاصیت بھی برقرار رکھی جاسکتی ہے۔

☆☆☆☆